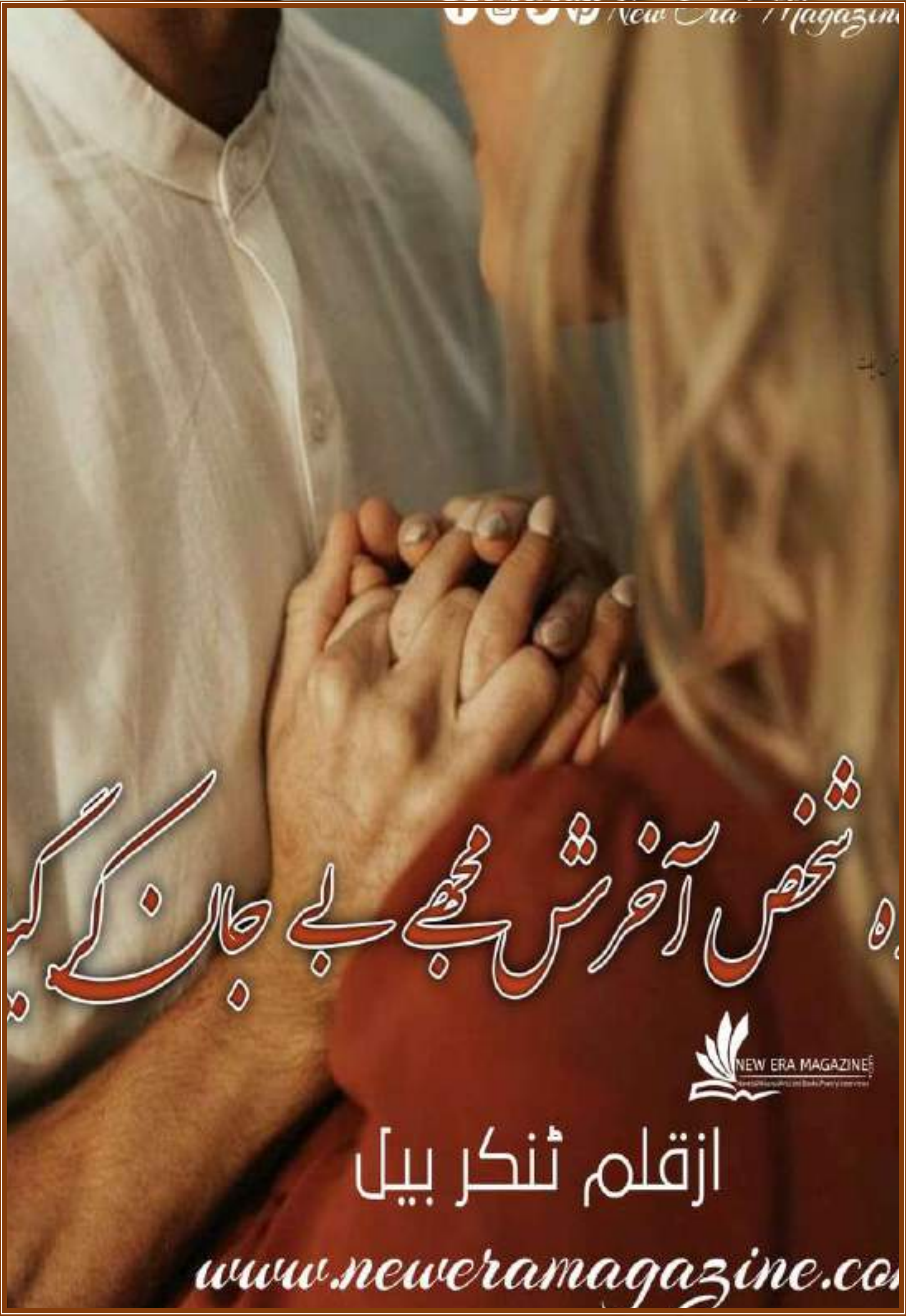
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

'شارمین میری بات سنو۔' نسرین بیگم نے ٹی وی دیکھتی شارمین کو مخاطب کیا۔

'جی مما۔'

نسرین بیگم سوچ میں پڑی گئیں گے کیسے شارمین سے بات کریں۔

'مما آپ کو جو بھی کہنا ہے کھل کر کہیں۔' شارمین نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

'وہ جو دو لیڈیز آئیں تھیں نا، انھیں تم پسند آگئی ہو اور کل وہ اپنی فیملی کے ساتھ آئیں گے۔' نسرین بیگم نے بتایا تو شارمین نے آہستہ سے ان کے ہاتھ چھوڑ دیے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ٹھیک ہے مما۔' بے بسی کی انتہا تھی کہ اب وہ اس کے علاوہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔

نسرین بیگم نے ایک افسردہ نظر بیٹی پر ڈالی۔ وہ ماں تھیں نا، جانتی تھیں کہ ان کی انوکھی لاڈلی نے ان کی ناراضگی کے ڈر سے خاموشی اختیار کی ہے۔

'اچھا جاؤ گیسٹ روم کی ڈسٹنگ کر لو۔ جیا آتی ہی ہو گی۔' اپنی بہن سے اس بارے میں بات کرنے کا سوچ کر نسرین بیگم نے شارمین کو کام پر لگا دیا۔ ابھی شارمین گیسٹ روم

کی طرف جا ہی رہی تھی کہ موبائل بجنے لگا جو کہ نسرین بیگم نے اٹھایا۔

'اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں؟؟'ونیسہ کی چہکتی آواز آئی۔

'وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک آپ کیسی ہو؟'نسرین بیگم نے خوشدلی سے کہا۔

'اللہ کا شکر ہے میں بھی ٹھیک !اچھا آنٹی یہ شارمین کہاں ہے؟'

'بیٹا کام کر رہی ہے۔'نسرین بیگم نے گیسٹ روم کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

'ماشاءاللہ ماشاءاللہ شارمین نے گھر داری سیکھنا شروع کر دی۔'ونیسہ نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

'جی بیٹا اب خیر سے شادی کی عمر ہو گئی ہے اور کام کاج آتے ہی نہیں تمھاری دوست کو۔'نسرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'اللہ آپ کو حوصلہ اور شارمین کو ہمت دے۔'ونیسہ ہنسی۔

'آمین بیٹا آمین۔'نسرین بیگم بھی ہنس دیں۔

'اچھا آنٹی شارمین جب فری ہو جائے تو اسے کہہ دیں کے کال بیک کر لے۔'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اوکے بیٹا میں کہہ دوں گی۔اللہ حافظ۔'نسرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'اللہ حافظ آنٹی انکل کو میرا سلام کہیں۔'

'وعلیکم اسلام۔'نسرین بیگم نے کہتے ہوئے فون رکھ دیا اور خود کیچن میں کام کرنے چلی گئیں۔لیکن شارمین کی چیخ پر اُس کے پیچھے جانا پڑا۔

'شارمین کیا ہو گیا ہے کیوں چیخ رہی ہو۔'نسرین بیگم نے کونے میں کھڑی شارمین سے پوچھا۔

'مما کاکروچ۔۔۔'شارمین نے ایک بار پھر زوردار چیخ ماری کہ نسرین بیگم کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑا۔

'اف شارمین تم سب بڑا نہیں ہے۔'نسرین بیگم دی دبنگ لیڈی نے کاکروچ کو واصلِ جہنم کرتے ہوئے شارمین کو ڈانٹا تو اس نے منہ بسور لیا۔

'تو میں کیا کرتی وہ میری طرف آرہا تھا نا۔۔'

'کھانا جاتا تمھیں۔'نسرین بیگم نے گھورا۔

'اچھا بس نا اب بچی کی جان لیں گی کیا۔'شارمین نے مظلومیت سے کہا تو نسرین بیگم

نے نفی میں سر ہلایا۔

'تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ڈسٹنگ کی ہے یا ابھی تک ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی؟؟'

'جی جی وہ کر لی۔' شارمین نے یوں کہا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔

'ہمم جاؤ اب سلاد کاٹو۔' نسرین بیگم نے ایک اور حکم صادر کیا۔

'مما بسسس!!! تھک گئی ہوں۔' شارمین نے صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔

'کیوں کون سے پہاڑ توڑ لیے جو تھک گئی ہو؟؟' نسرین بیگم نے گھورتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ شارمین کچھ کہتی، ڈور بیل بجی۔

'جیاااااااا'

شارمین بنا کچھ سوچے سمجھے چیختی ہوئی دروازے کے طرف بھاگی۔ سر پر دوپٹہ لے کر شارمین نے دروازہ کھولا تو سامنے شارمین کے ماموں اور خالہ کھڑی تھیں۔ شارمین نے جیا کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا اور گلے لگا لیا۔ شارمین کی اس حرکت پر شارمین کے ماموں اسد خان ہنستے ہوئے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا۔

'اللہ ! جیا آپ کتنے ٹائم بعد آئی ہیں۔'شارمین نے شکوہ کیا۔

'اسلام علیکم لالہ جان، جیا۔اس کو تو توفیق نہیں ہے سلام کرنے کی۔'اندر سے آتی نسرین بیگم نے شارمین کو زبردست گھوری سے نوازتے ہوئے اپنے بہن بھائی کو سلام کیا۔

'وعلیکم اسلام گڑیا کیسی ہو۔'اسد خان نے مسکراتے ہوئے نسرین بیگم کو اپنے ساتھ لگا کر سر چوما۔

'میں ٹھیک ہوں لالہ آپ سنائیں بھابھی اور بچے کیسے ہیں؟'نسرین بیگم نے عقیدت سے اپنے لالہ کے ہاتھ چومتے ہوئے باقی سب کا پوچھا۔

'سب ٹھیک ہیں گڑیا۔'

'آپی آپ کی ایک عدد بہن بھی آئی ہے آپ کے لالہ کے ساتھ۔'جیا نے 'آپ کے لالہ 'پر زور دیتے ہوئے کہا تو نسرین بیگم ہنستے ہوئے ان سے گلے ملیں۔

دراصل اسد خان سب سے بڑے اور اکلوتے بھائی تھے اور نسرین بیگم کی تو جان بستی تھی اپنے لالہ میں۔ بچپن میں اکثر ان کی جیا سے اس بات پر لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی

کہ لالہ صرف میرے ہیں۔اسی لیے جیا اکثر چھیڑنے کے لیے 'آپ کے لالہ' کہا کرتی تھیں۔

'کیسی ہو جیا؟ کافی ٹائم بعد پاکستان کا چکر لگایا ہے۔'

'جی آپی بس مستقیم فری نہیں تھے۔ابھی بھی اکیلی ہی آئی ہوں۔' جیا نے وجہ بتائی۔

'اچھا چلو آؤ لالہ آپ بھی آئیں نا۔'

'ماموں جان اس بار آپ کھانا کھا کر ہی جائیں گے۔' شارمین نے جلدی سے اسد خان کا بازو پکڑ لیا یوں کہ اگر چھوڑا تو انھوں نے بھاگ جانا ہے۔

'اوہو گڑیا مجھے کام۔۔'

'کوئی کام نہیں ہے بس آپ کھانا کھا کر ہی جائیں گے۔' نسرین بیگم نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو اسد خان مسکرائے بنا نہ رہ سکے۔

'اچھا بھئی ٹھیک ہے۔' بہن کے اصرار انھیں مانتے ہی بنی۔

نسرین بیگم سب کو لیے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

****

اپنے آس پاس مانوس سی خوشبو سے اُسے اندازہ ہو گیا کہ دائم یہیں کہیں ہے۔اب اسے کچھ سنائی بھی دے رہا تھا۔ غور کرنے پر معلوم ہوا یہ دل دھڑکنے کی آواز تھی لیکن کہاں سے آرہی تھی یہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔آہستہ آہستہ حواس بیدار ہوئے تو پتا چلا کہ وہ دائم کے سینے پر سر رکھے سوئی ہوئی تھی۔اقراء نے ایک دو دفع پلکیں جھپکیں اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئی۔دائم بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔

'اب طبیعت کیسی ہے؟'

دائم کے پوچھنے پر اقراء نے اس کی طرف دیکھا اور مال والا واقعہ یاد آتے ہی وہ شرمندگی سیشرمندگے سر جھکا گئی۔

'ٹھیک ہوں۔'آواز اتنی ہلکی تھی کہ دائم بمشکل ہی سن سکا۔

'یہ سب کیا تھا اقراء؟'دائم کے لہجے میں غم و غصہ تھا۔

'تم کیوں خود کو بھی اذیت دیتی ہو اور ہم سب کو بھی۔کیا میں نے یا میری فیملی نے کبھی تمھیں کچھ کہا ہے اس بارے میں؟'

کبھی کبھی جو بات محبت و نرمی سے سمجھ نہ آئے تو غصّے و سختی سے سمجھانا چاہیے۔کیونکہ

سختی کے خوف سے انسان اس کام سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔دائم بھی اس وقت یہی کر رہا تھا۔جانتا تھا اقراء کو بُرا لگے گا لیکن یہ ضروری تھا۔

'ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ تمہیں کبھی اس بات کا احساس نہ ہونے دیں لیکن تم۔'منہ سے کچھ غلط نکل جانے کے اندیشے سے دائم خاموش ہو گیا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔

'آپ کا بھی تو دل چاہتا ہو گا نا کہ آپ کی بھی اولاد ہو۔'اقراء نے روتے ہوئے کہا۔

'تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں خود کو ڈپریشن میں ڈال لوں یا روتا رہوں کہ کیوں نہیں ہے میری اولاد۔'دائم کی بس ہو گئی تھی تبھی ہلکی آواز میں چیختے ہوئے بولا۔وہ سمجھا رہا تھا لیکن اقراء کی سوئی وہی پر اٹکی پڑی تھی۔

'دائم یہ کیا کر رہے ہو؟'غزالہ بیگم جو کمرے کے پاس سے گزر رہی تھیں دائم کے چیخنے پر اندر آئیں اور اسے ڈانٹتے ہوئے اقراء کو اپنے ساتھ لگا لیا جو روئی جا رہی تھی۔

'آپ پوچھیں اس سے کیا کبھی ہم میں سے کسی نے بھی بچے کی ڈیمانڈ کی ہے جو یہ خود کو یوں اذیت دیتی ہے۔میں اور کیا کروں کہ اسے یقین آجائے میں ٹپکل شوہروں کی

طرح نہیں ہوں جو اولاد نہ ہونے پر بیوی کی جان عذاب کرتا پھروں۔' دائم کہتا ہوا غصّے میں کمرے سے کیا گھر سے ہی نکل گیا۔ وہ بھی تھک گیا تھا۔ آخر کب تک وہ اپنی شریکِ حیات کو اس طرح تڑپتا دیکھتا رہتا۔

دائم کے یوں چلے جانے پر غزالہ بیگم بھی حیران رہ گئیں تھی۔ خاندان کے لڑکوں میں دائم سب سے دھیمے مزاج کا بندہ تھا۔ لیکن آج جو ہوا تھا وہ تو غزالہ بیگم کی سمجھ سے بھی باہر تھا اور اقراء۔۔ وہ تو کاٹو بدن میں لہو نہیں کے مترادف بیٹھی ہوئی تھی۔ آج تک اقراء نے دائم کو ایک دوست، محبوب اور غمگسار ہی پایا تھا لیکن شادی کے ان چھ سات ماہ میں پہلی بار وہ اقراء پر یوں چلایا تھا۔

آج اقراء کو اپنے رویے سے دائم کو پہنچے والی تکلیف کا احساس ہوا تھا۔ وہ تکلیف جو اسے اس حال میں دیکھ کر دائم کو ہوتی تھی۔

'اقراء میری جان دائم کے غصّے کو دل پر نہیں لینا۔ وہ بہت پریشان ہے تبھی ایسا بول گیا ہے۔' غزالہ بیگم نے اقراء کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

'وہ سچ ہی تو کہہ رہے تھے ممی۔ اپنی ذات میں کھو کر میں ان کی تکلیف کو بلکل ہی اگنور کر گئی۔ وہ بھی اس بات کو فیل کرتے ہیں لیکن میری دل آزاری کے خیال سے کبھی

بھی اظہار نہیں کرتے۔'اقراء کھوئے ہوئے انداز میں کہے جا رہی تھی۔

'میں اتنی خود غرض ہو گئی کہ آپ سب کی تکلیف نظر ہی نہیں آئی۔آپ لوگوں نے کبھی بھی مجھے اس بات کا طعنہ نہیں دیا الٹا مجھے بھی یہ کہہ کر سمجھاتے رہے کہ جب بھی اللہ کی مرضی ہوئی یہ آزمائش ختم ہو جائے گی۔ لیکن میں تو کچھ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔'آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے لیکن آج وہ غم کے نہیں ندامت کے آنسو تھے۔

غزالہ بیگم نے کچھ بھی کہے بغیر اسے گلے لگا لیا۔

'آپی سب خیریت ہے نا؟؟'مِنہا بیگم کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔

'دائم بہت غصّے میں گھر سے نکلا ہے۔میں عریش کو پیچھے بھیجا ہے۔'اسارہ بیگم بھی پریشانی سے گویا ہوئیں۔

غزالہ بیگم نے اشاروں میں کچھ نہ بولنے کا کہہ کر ان کی توجہ اقراء کی طرف مبذول کروائی۔

'اقراء بیٹا اب طبیعت کیسی ہے؟'مِنہا بیگم نے اقراء کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

پوچھا تو اقراء نے سر ہلا دیا۔

'بیٹا یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔آپ کیوں خود کو قصوروار سمجھتی ہو۔' اسارہ بیگم نے بھی سمجھایا۔

'ایم سوری۔میری وجہ سے آپ سب کو پریشانی ہوئی۔' اقراء نے روتے ہوئے معافی مانگی۔

'آپ کو احساس ہو گیا یہی کافی ہے۔اب چلو جلدی سے فریش ہو کر آؤ اتنے سارے کام پڑے ہیں کرنے کو۔' مِنہا بیگم نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے ہوئے اقراء کو واشروم کی طرف دھکیل دیا۔

****

کمرے میں تین افراد کے ہوتے ہوئے بھی مکمل خاموشی تھی، جسے سنیک-آئز کی آواز نے توڑا۔

'تم ویمن یونیورسٹی گئے تھے؟'

'ہاں گیا تھا۔اسی سلسلے میں کمانڈو سے بات کرنی ہے۔' سکار کی سنجیدہ آواز آئی۔

'ویسے تم کیا سوچ رہے ہو سنائپر۔'سنائپر جو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا ایک دم چونکا۔

'نہیں یار کچھ خاص نہیں۔'

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور کمانڈو اپنے جاہ و جلال کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔انھیں دیکھتے ہی تینوں جوان اٹھ کھڑے ہوئے اور سلیوٹ کیا۔

'اسلام علیکم کمانڈو!'

ان کی آواز میں وطن کی محبت اور کچھ کر دکھانے کا جذبہ تھا۔کمانڈو نے سر کے اشارے سے جواب تھا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ان کے بیٹھنے کے بعد سکار نے پروجیکٹر آن کیا اور سنیک-آئز نے لائٹ آف کر دی۔

سکرین پر منظر واضح ہوا۔یہ کوئی پرانا سٹور معلوم ہوتا تھا کیونکہ جگہ جگہ ٹوٹی کرسیاں پڑی تھیں۔

'اسٹوڈنٹس کے ہوتے ہوئے یونی کا جائزہ لینا مشکل تھا تبھی میں آج گیا تھا۔'سکار کے 'اسٹوڈنٹس' کہنے پر سنیک-آئز اور سنائپر نے کھی کھی شروع کر دی جبکہ کمانڈو نے

اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

'میرا خیال ہے ہم یہاں کام کی بات کرنے آئے ہیں۔' سکار نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

'کیری آن۔' کمانڈو نے اپنے ساتھ بیٹھے نمونوں کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے سکار سے کہا۔

'سر یہ یونی کے ہاسٹل کا ایک اسٹور روم ہے۔بظاہر تو یہاں سب ٹھیک نظر آتا ہے لیکن۔۔' سکار کہتے کہتے رُکا۔چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لیے ویڈیو پلے کی۔

ویڈیو میں سٹور روم کے کونے میں ایک کرسی کچھ اس طرح رکھی گئی تھی کہ اس کا اکلوتا پیر بلکل کسی گیر کی طرح لگتا تھا اور جب اسے اوپر کی طرف دھکیلا گیا تو زمین میں ایک راستہ بن گیا۔نیچے ایک جدید طرز کا بنا ناہوا کشادہ بیسمنٹ تھا۔

'یہ بیسمنٹ ساؤنڈ پروف ہے اور چونکہ زیرِ زمین ہے تو سیکورٹی کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی صرف ایک گارڈ تھا جو اب ہمارا مہمان ہے۔البتہ اندر کئی جگہ لیزر لائٹس لگائی گئی ہیں۔' سکار نے بتایا۔

اب سکرین پر بیسمنٹ کا ایک ایک کونا دکھایا جا رہا تھا۔ کچھ جگہوں پر ایسے آثار تھے جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کسی کو قید کر کے رکھا گیا تھا۔

'ایک امپورٹنٹ بات سر! کڈنیپ شدہ لڑکیوں کو دوسرے صوبے میں رکھا جاتا ہے۔ جو پچھلی ریڈ میں لڑکیاں رسکیو ہوئی وہ پشاور کی تھیں۔' سنائپر نے کہا تو کمانڈو نے محض سر ہلا دیا۔

اب سکرین پر ایک کمرہ دکھایا جا رہا تھا جس میں بہت سارے ڈبے پڑے تھے۔ ایک ڈبہ کھُولا گیا تو اس میں بہت ساری کتابیں تھیں۔

'اہو وسکار تم بھی نا۔۔ ان بچاروں نے یہاں اپنی اسپیشل کتابیں رکھی ہوئی ہے اور تم ان کے پیچھے پڑ گئے ہو۔' سنیک۔ آئز نے طنزاً کہا تو سکار نے مسکراتے ہوئے وہی کتاب جو ویڈیو میں تھی کمانڈو کی طرف بڑھائی۔

کتاب کھُلنے پر سب کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ کتاب کے درمیان میں جگہ خالی تھی جہاں ڈرگز رکھی ہوئی تھیں۔ کمانڈو نے غصّے سے وہ کتاب بند کر دی۔

'وہ گارڈ کہاں ہے؟؟'

'سیل میں ہے سر۔'

سکار کے بتانے پر کمانڈو اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ سکار، سنائپر اور سنیک۔ آئز بھی ان کے پیچھے گئے۔ دوسرا کمرہ پہلے والے کی نسبت چھوٹا تھا۔ دائیں جانب دیوار میں ایک شیشہ لگا ہوا تھا جو بظاہر تو شیشہ تھا لیکن در حقیقت ایک سنسر تھا۔ کمانڈو نے اپنا ہاتھ اس شیشے پر رکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سامنے والی دیوار اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور ایک رہداری نمایاں ہوئی۔ کمانڈو کے اندر داخل ہونے پر باقی سب بھی آگے پیچھے داخل ہوئے۔

رہداری کا اختتام ایک بڑے سے ہال میں ہوا۔ ہال کے تینوں طرف چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن کو ٹارچر سیل کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ چونکہ ہال کا دروازہ درمیان میں تھا اسی لیے دروازے کے دائیں بائیں بھی سیلز بنے ہوئے تھے۔ سکار کے اشارے پر کمانڈو سب سے آخری والے سیل کی طرف آئے جہاں ایک گارڈ بے حال پڑا تھا۔ آنکھیں بند تھیں اور منہ جگہ جگہ سے سوجھا ہوا تھا۔ کمانڈو کے کہنے پر سنیک۔ آئز نے پانی سے بھری بالٹی اس گارڈ پر انڈیل دی۔

'نہیں نہیں مجھے مت مارو میں نے کچھ نہیں کیا۔' ہوش میں آتے ہی گارڈ پاگلوں کی

طرح چیخنے لگا۔

'خبر دار جو منہ سے آواز بھی نکلی!'کمانڈو کی بارُعب آواز گونجی۔

گارڈ نے سہم کر کمانڈو اور باقی سب کو دیکھا۔

'کون ہو تم اور وہاں کیا کر رہے تھے؟'کمانڈو نے پوچھا۔

'پلیز مم میرا اکک کوئی قصور نہیں ہہ ہے۔یی یہ مجھے بب بلاوجہ یہاں لائے ہیں۔'گارڈ نے روتے ہوئے کہا۔کمانڈو نے ایک بار پھر اپنا سوال دُھرایا تو گارڈ نے ڈرتے ڈرتے کہنا شروع کیا۔

'مم میرا نام کک کامران ہے۔میں غریب آآدمی ہوں۔مم مجھے اس بب.بیسمنٹ کک کی چوکیداری کے لیے ررر کھا گیا تھا۔'

'کس نے رکھا تھا؟'کمانڈو نے پوچھا۔

'ضض ضامن نے۔'چوکیدار نے ڈرتے ہوئے بتایا۔

'تمھیں پتا نہیں تھا وہاں پر کیا ہوتا ہے؟'اب کی بار کمانڈو نے سخت لہجے میں کہا تو چوکیدار رونے لگ گیا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'سسر میں مجبور تھا۔میرا بچہ بہت بیمار تھا اس کے علاج کے لیے پیسے نہیں تھے مم میرے پاس۔اسی لیے مجبوراً مم میں خاموش تھا۔'

چوکیدار کی بات پر کمانڈو نے گہرہ سانس بھرتے ہوئے خود کو کمپوز کیا۔

'ضامن کے بارے میں بتاؤ'

'ضض ضامن میرا ہمسایہ ہے۔جج جب مجھے پیسوں کی ضرورت تھی تت تو وہ مجھے ایک آدمی کے پاس لل لے گیا۔تب اس آآدمی نے مجھے چوکیداری کا کہا اور ساتھ ہی

اااایڈوانس بھی دیا جس سے میں اپنے بب بچے کا علاج کرواسکوں۔'

'وہ آدمی کون تھا جس نے تمہیں کام دیا تھا؟'کمانڈو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

'مم مجھے نہیں پتا۔'چوکیدار نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

' سنیک-آئز اس آدمی کا سکیچ بنا کر مجھے دکھاؤ۔'کمانڈو کے کہنے پر سنیک-آئز پنسل اور کاپی لینے چلا گیا جبکہ سنیک-آئز کا نام سن کر ہی چوکیدار کا رنگ اڑ گیا۔اسے اپنا زندہ بچنانا ممکن لگنے لگا کیونکہ جنھوں نے بھی ان لوگوں کا دیکھا تھا وہ زندہ نہیں بچے تھے۔

' اگر پیسوں کی ضرورت تھی تو کسی صیح جگہ کام کرنا تھا نا۔'اس کا خوف سمجھتے ہوئے سنائپر نے سخت لہجے میں کہا۔

'مم میں نے بہت کوشش کی تھی۔پورا ہفتہ بہت سی کمپینیوں میں اپلائے کیا تھا۔خاکروب تک بننے کو تیار تھا۔'

سنیک-آئز کے اندر داخل ہوتے ہی چوکیدار کے رونے میں اضافہ ہو گیا۔

'دھیان سے اس آدمی کا سکیچ بنواؤ۔اگر تم واقعی بے قصور ہو تو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'اب کی بار کمانڈو نے تھوڑے نرم لہجے میں کہا تو چوکیدار ڈرتے ڈرتے

سنیک-آئز کو اس آدمی کے بارے میں بتانے لگا۔ تقریباً بیس منٹ بعد سکیچ تیار ہو گیا تھا۔

'اسے کچھ کھانے کو دو، پھر باہر آؤ۔' سنائپر کو کہتے ہوئے کمانڈو نے سکار اور سنیک-آئز کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ تینوں واپس اسی بڑے والے کمرے میں آ گئے۔

'یہ سکیچ پولیس ڈیپارٹمنٹ اور آرمی ہیڈ کوارٹر کو بھیج دو۔'

'او کے سر!' سنیک-آئز کاپی لیے باہر چلا گیا۔

'اتنا مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ بچارے کو بولنے میں بھی تکلیف ہو رہی تھی۔' اب کمانڈو کا رُخ سکار کی طرف تھا جو اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

'وہ بس ویسے ہی۔' سکار نے کمانڈو کو دیکھنے سے گریز کیا۔

'انسان بن جاؤ ورنہ لگاؤں گا دو۔' کمانڈو بے جا تشدد کے خلاف تھے لیکن یہ بات سکار ہمیشہ بڑی صفائی سے نظر انداز کر جاتا اور پھر بعد میں اسی طرح کمانڈو سے عزت افزائی بھی کروایا کرتا تھا۔

'اچھا نا بن گیا انسان۔' سکار نے مُنہ پھولاتے ہوئے کہا۔

'کمانڈو آج تو لگا ہی دیں ایک دو۔ منحوس آدمی نے بچارے کے دانت بھی توڑے ہوئے ہیں۔' سنائپر کی غصّے سے بھری آواز پر کمانڈو اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ سکار اسے گھور رہا تھا۔

'سر میں نے پتا کروایا ہے وہ واقعی بے قصور ہے اور مجبوری میں یہ کام کر رہا تھا۔' سنیک-آئز کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ سکار کو اپنی شامت پکی لگی تو اس نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔

'اب تم اس مشن کا حصّہ نہیں ہو سکار! جاؤ آرام کرو۔'

ابھی وہ بھاگنے ہی لگا تھا کے کمانڈو کی آواز پر رک گیا اور بے یقینی سے کمانڈو کو دیکھنے لگا۔ سنائپر اور سنیک-آئز بھی حیران رہ گئے۔

'سر یہ۔۔'

'نو ایکسکیوز۔'

کمانڈو نے سکار کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور خود فلیٹ سے نکل گئے۔ پیچھے سکار ہکا بکا سا سنائپر اور سنیک-آئز کو دیکھتا رہ گیا۔

****

پورے کمرے میں کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ ٹیبل پر کچھ گفٹس پیک ہوئے پڑے تھے جبکہ خود وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی ایک ڈبہ پیک کر رہی تھی۔

'یہ کمرے کا کیا حال بنالیا بیٹا؟'نورین بیگم نے کمرے کی حالت دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

ماں کی آواز پر ونیسہ نے سر اٹھا کر پہلے نورین بیگم کو دیکھا پھر ایک نظر کمرے پر ڈالی۔

'ہیں۔۔۔۔یہ کیسے ہو گیا؟؟'ونیسہ فوراً بیڈ سے اتری اور جلدی سے سارے کاغذ اٹھا کر شاپر میں ڈالے۔

'بیٹا یہ سب ابھی سے لینے کی کیا ضرورت تھی۔'ایک نظر ٹیبل پر پڑے خوبصورتی سے سجے ڈبوں کو دیکھتے ہوئے نورین بیگم نے کہا۔

'ارے بہن! مہنگائی کا زمانہ ہے۔ابھی سے لینے کا یہ فائدہ ہے اچھی چیز مناسب قیمت پر مل گئی ہے بعد میں نہیں ملنی!'ونیسہ نے بلکل بڑی عورتوں کی طرح کہا تو نورین بیگم نے ہنستے ہوئے اسے ہلکے سے مارا۔

'بڑی باتیں آگئی ہیں تمھیں بھی۔'

'اچھا مماجان ایک بات تو بتائیں ایمان کب آرہی ہے؟؟'ونیسہ دوبارہ پیکنگ میں لگ گئی۔

'کہہ تو رہی تھی کہ شاید کل آئے۔'

'ہمم۔۔۔'

'اچھا بس بند کرو اس کو اور نیچے آؤ میرے ساتھ ہلپ کرو۔'نورین بیگم نے ونیسہ کے ہاتھ سے قینچی لے کر رکھی۔

آج کل ونیسہ اپنے کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی جو کہ نورین بیگم کے لیے باعثِ تشویش تھا۔اسی لیے ابھی کام کے بہانے سے ونیسہ کو کمرے سے نکالا تھا۔

'اچھا مماجان چلیں۔'ونیسہ سب کچھ ویسے ہی چھوڑ کر نورین بیگم کے ساتھ چلی گئی۔

****

دائم گھر سے کافی دور آگیا تھا لیکن اسے کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔بظاہر تو وہ باہر تھا لیکن دل ودماغ تو وہیں اپنے کمرے میں تھے اقراء کے پاس۔صبر و تحمل اس کی شخصیت کا

حصّہ تھے لیکن آج جو کچھ ہوا وہ دائم جیسے بندے کو بھی چلانے پر مجبور کر گیا۔

'یااللہ مجھ سے اقراء کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی۔اس پر رحم فرمائیں۔'دائم نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے رب سے فریاد کی۔

'بھائیییی۔۔۔۔۔۔'اپنے پیچھے سے عریش کی ہانپتی آواز پر دائم کے چلتے قدم رک گئے۔

'بھائی یہ اتنی تیز کون چلتا ہے۔لے کے تھکا دیا۔'عریش نے کہتے ہوئے دائم کے کندھے پر کوئی ٹکا کر اپنا سر رکھا۔

عریش کی ڈرامے بازی پر دائم مسکرا اٹھا کیونکہ عریش بہت تیز بھاگتا تھا۔سکول کالج میں کئی بار ریس میں فرسٹ بھی آ چکا تھا۔

'خیریت! یہاں کیا کر رہے ہو؟'دائم نے عریش کا سر تھپکتے ہوئے پوچھا۔

'وہ میں آپ کے پیچھے آیا تھا کیونکہ آپ بلکل ایکشن ہیروز کی طرح گھر سے نکلے تھے اور کہیں آپ سچ مچ کوئی ایکشن نہ کر لیں اسی خیال نے مجھے آپ کے پیچھے آنے پر مجبور کر دیا۔'عریش نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو دائم نے اسے گھورا۔

'اچھا اچھا غصّہ نہ کریں اور یہ بتائیں کہ کیا کبھی آپ نے خرگوش کو پاگل ہوتے دیکھا ہے ؟'عریش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'نہیں !'دائم نے نا سمجھی سے کہا.

'اچھا رکیں میں وہ جر گوش دکھاتا ہوں آپ کو۔'عریش نے کہتے ہوئے موبائل نکالا اور کچھ دیر بعد سکرین دائم کے سامنے کر دی۔

'یہ ہے وہ خرگوش۔جو شکل سے تو معصوم و مظلوم لگتا ہے لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے پاگل ہو گیا تھا۔'

'لیکن یہ تو تم نے فرنٹ کیمرہ آن کیا ہوا ہے۔خرگوش کہاں ہے۔'دائم نے کیمرے میں اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

'جی جی یہی ہے وہ پاگل خرگوش۔'عریش نے موبائل واپس جیب میں ڈالا اور اپنے قدم پیچھے لینے لگا۔

جیسے ہی دائم کو بات سمجھ آئی وہ عریش کے پیچھے بھاگنے لگا۔عریش 'بچاؤ بچاؤ' کہتا آگے آگے اور دائم 'میں بتاتا ہوں پاگل کسے کہتے ہیں' کہتا ہوا پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

کھانا کھانے کے بعد اسد خان کام کا کہہ کر جلدی ہی چلے گئے. نسرین بیگم کیچن میں کام کر رہی تھیں جبکہ جیا فہد اور شارمین کو ان کے تحفے دکھا رہی تھیں جو وہ اپنے ساتھ لائی تھیں.

جیا کا اصل نام شیجیا تھا لیکن سب چھوٹے بڑے انھیں پیار سے جیا کہا کرتے تھے. جیا اپنے شوہر مستقم کے ساتھ جاپان میں رہتی تھیں تو وہ جب بھی پاکستان آتیں،سب

بچوں کے لیے کچھ نا کچھ ضرور لایا کرتیں. ابھی بھی فہد کے لیے ایک کیمرہ اور شارمین کے لیے اس کی فیورٹ چاکلیٹس لائیں تھیں.

'جیا تمہیں ہر بار منع کرتی ہوں پھر بھی تم اتنی چیزیں لے آتی ہو.' نسرین بیگم جو ابھی ابھی کیچن صاف کر کے آئیں تھیں جیا کو ٹوک گئیں.

'ایک تو یہ تم دونوں کی ماں پتا نہیں کیوں ہم سے جیلس ہوتی رہتی ہے.' جیا نے فہد اور شارمین کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دیئے.

'جیلس کی بات نہیں ہے تم ہمیشہ کچھ نہ کچھ لاتی ہو. پچھلی بار ٹیبلٹ لائی تھی اس بار کیمرہ.' نسرین بیگم نے وضاحت دی.

'اہو و آپی! بچے ہیں. ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے خوش ہو جاتے ہیں. اچھا چھوڑیں ان باتوں کو اور یہ بتائیں عابر بھائی کب تک آئیں گے؟' جیا نے بات بدلنا ہی مناسب سمجھا.

'عصر کے بعد آتے ہیں. شارمین جاؤ جلدی سے چائے بنا لاؤ.' جیا کو بتاتے ہوئے نسرین بیگم نے شارمین پر حکم صادر کیا تو وہ اٹھ کر چلی گئی.

'فہد شہزادے آپ جاؤ اور گارڈن کی پکچرس لے کر کیمرہ چیک کر لو.' بہن کا اشارہ

سمجھتے ہوئے جیا نے فہد کو بھی باہر بھیج دیا.

'جی آپی اب بتائیں کیا ہوا.'

'میں شارمین کی وجہ سے پریشان ہوں. تم بات کر کے دیکھو کیا پتا تمہیں کچھ بتا دے.'
نسرین بیگم نے جیا کو شارمین سے بات کرنے کا کہا.

'وہ تو میں کر لوں گی، لیکن آپ کو کیا لگتا ہے؟'جیا کے پر سوچ نظریں اپنی بہن پر تھیں.

'مجھے نہیں پتا ایسی کیا بات ہو گئی ہے کہ وہ شادی سے یوں بیزار ہو گئی ہے اور وہ مجھ سے بات بھی نہیں کرتی کے اس کا خوف دور کروں.'

'اچھا آپ پریشان نہ ہوں میں بات کروں گی.'

'جیا آپ کو پتا ہے میں نے اپنی کلاس میں ایک دفعہ پھر فرسٹ ڈویژن لی ہے.'شارمین چائے لے کر آتے ہوئے بولی.

'ماشاءاللہ میری شارمین ہے ہی اتنی قابل وذہین.'جیا نے شارمین کی پیشانی پر پیار کیا.

اتنے میں فہد بھی آ گیا اور کیپچر کی ہوئی تصاویر دکھانے لگا.اسی طرح باتوں میں وقت گزرتا گیا.عابر اعظم بھی آ چکے تھے.سب نے مل کر رات کا کھانا کھا اور نماز پڑھ کر اپنے

اپنے کمروں میں چلے گئے سوائے شارمین کے، جو جیا ساتھ گیسٹ روم میں تھی اور اپنی یونی کے قصے سنا رہی تھی.

'اچھا شارمین تمھیں پتا ہے نا کل لڑکے والے آرہے ہیں؟' جیا نے شارمین کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تو وہ اٹھ بیٹھی.

'کیوں پریشان ہوتی ہو؟ اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ، ہو سکتا ہے میں کوئی ہلپ کر دوں!'

'جیا میں ایسے کیسے کسی انجان آدمی کے ساتھ خصت ہو کر چلی جاؤں مما پاپا جان اور فہد کو اکیلا چھوڑ کر؟ مجھ سے اپنا آپ سمنبھالا نہیں جاتا میں کسی اور کو کیا سمنبھالوں گی.'

'شارمین وہ کوئی غیر نہیں تمہارا شوہر ہو گا اور یہ تو اللہ کا قانون ہے کہ ہر بیٹی کو اپنا گھر، اپنے ماں باپ اور بہن بھائی چھوڑ کر اپنے محرم کے ہمراہ رخصت ہونا پھڑتا ہے. مجھے ہی دیکھ لو، میں بھی تو مستقیم کو نہیں جانتی تھی لیکن اب اللہ کا شکر ہے اڈجسٹ ہو گئی ہوں اور جہاں تک بات ہے سمنبھالنے کی تو تمہاری شادی کسی نرسی پرپ کے بچے سے نہیں کروا رہے ایک آدمی سے کروائیں گے.' جیا نے شارمین کو سمجھانا چاہا.

'اور ہاں خاندان میں کوئی ہے نہیں ورنہ تمہارا یہ انجان آدمی والا خوف دور کر دیتے.

لیکن اگر تمہیں پھر بھی کوئی اعتراض ہے تو حمزہ سے کروادیں گے.'حمزہ اسد خان کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام تھا جو 2 کلاس میں تھا اور شارمین سے بہت لگاؤ رکھتا تھا.

'جیا!!'شارمین کا منہ کھلا رہ گیا جیا کی بات سن کر.

'صحیح کہہ رہی ہوں.اس طرح انجان آدمی والا بونگا سا بہانا بھی دور ہو جائے گا.'جیا نے مزے سے کہا تو شارمین نے منہ پھولا لیا.

'اب اچھی بچی کی طرح اصل مسئلہ بتاؤ.'جیا کے کہنے پر شارمین نے گہری سانس لی.

'جیا ہزبنڈ وائف کے ریلیشن میں بہت سے کمپرومائز کرنے پڑتے ہیں.صبر و تحمل کا مظاہر کرنا پڑتا ہے.بات کو بڑھنے سے روکنے کے لیے صحیح ہونے کے باوجود جھکنا پڑتا ہے.جیا مجھ میں یہ سب نہیں ہے.ضد کرنے پر آؤں تو کسی کی پروا نہیں کرتی..اپنی ایسی نیچر کے ساتھ میں کیسے گزارہ کروں گی؟'شارمین کہتے ہی رو پڑی تو جیا نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا.

'میری جان مجھ سے زیادہ نازک مزاج اور ضدی تو نہیں ہو تم.میرا بھی یہی حال تھا شادی سے پہلے، لیکن اب دیکھو مستقیم کے ساتھ رہتے ہوئے میں اپنی عادات سنوار

لیں ہیں. تم بھی کر لو گی میری جان.' جیا نے شارمین کے آنسو صاف کیے.

'اس کی وجہ خالو کا رویہ ہے. اگر وہ مجھ سے بھی گیا گزرا ہوا تو..' آنسو پھر چھلک پڑے.

'ایسا کچھ نہیں ہوگا انشاءاللہ! اور ہم کسی ایرے غیرے کو تھوڑی نہ اپنی شہزادی پکڑا دیں گے، دیکھ بھال کر کوئی اچھا سا شریف انسان ہی ڈھونڈیں گے تمہارے لیے جو تمھیں بلکل ویسے رکھے جیسا تم چاہتی ہو.' جیا نے پیار سے شارمین کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو شارمین پر سکون ہو گئی.

'ایک اور بات! آپی تمہیں بہت چاہتی ہیں. تم ان کی پہلی اولاد ہو. وہ کبھی بھی تمھارا برا نہیں سوچیں گی. اگر وہ جلدی دکھا رہی ہیں تو ضرور کوئی وجہ ہی ہو گی نا. تمھاری ان فضولیات کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتی ہیں. انسان بن جاؤ اور یہ بونگے وہم نہ پالو دل میں.' جیا نے سمجھاتے ہوئے کہا.

'اوکے جیا میں خیال رکھوں گی. اچھا آپ ریسٹ کریں انشاءاللہ صبح بات ہو گی. گڈ نائٹ!'

'گڈ نائٹ میری جان!'

جیا کے لیٹنے پر شارمین اپنے کمرے میں آ گئی. وہ ابھی تک جیا کی باتوں کو سوچ رہی تھی. جیا سے بات کر کہ اب وہ خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی. سوچتے سوچتے وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف آئی.

'تو صبح میری لائف میں ایک نیا موڑ آنے والا ہے. اللہ جی اگر آپ کا حکم ہوا تو یہ موڑ مجھے ایک بلکل ہی الگ دنیا میں لے جائے گا لیکن اگر نہ ہوا تو زندگی واپس وہی سے شروع ہو جائے گی....' شارمین اپنے رب سے مخاطب تھی.

'یا اللہ بس وہی ہو جو میرے، مما پاپا جانی اور فہد کے حق میں بہتر ہو.' شارمین اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی، کیونکہ آج کی رات نیند آنا کسی معجزے سے کم نہ ہوتا!

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

دائم اور عریش جب گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سب کھانے کی میز پر بیٹھے انھیں دونوں کا انتظار کر رہے تھے.

'کہاں تھے تم دونوں؟ ٹائم دیکھا ہے؟ آٹھ بج رہے ہیں!' مجتبیٰ غازیان نے دائم اور عریش کو سنائیں.

'چاچو آپ کے بیٹے نے مجھ معصوم مظلوم پر تشدد کیا ہے.' عریش نے روہانسے لہجے میں کہتے ہوئے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا جو لال ہو رہا تھا.

'دائم! یہ میں کیا سن رہی ہوں؟' صرف غزالہ بیگم ہی نہیں سب کا حیرت سے برا حال تھا. جبکہ دائم قہقہ لگاتے ہوئے کیچن سے ہاتھ دھو کر واپس آیا اور تانیہ کے ساتھ والی

کرسی پر بیٹھ گیا.

'ممی مزاق کر رہا ہے. بھاگنے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا.' دائم نے اپنی پلیٹ میں سالن ڈالا. تب تک عریش بھی ہاتھ منہ دھو کر اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا.

'نہیں آنی میں جھوٹ کیوں بولوں گا؟ اگر بھاگنے کی وجہ سے ہوتا تو یہ انگلیوں کے نشان کہاں سے آئے؟' وہ بضد تھا دائم کو مجرم ثابت کرنے پر! غازیان ویلہ کی خواتین نے تو باقاعدہ دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا عریش کے منہ پر نشان دیکھ کر.

'دائم!!' مجتبٰی غازیان نے غصے سے دائم کو دیکھا تو وہ عریش کو گھورنے لگا جو خواہ مخواہ اسے پھنسا رہا تھا.

پائیز نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا اور عریش کو کھینچ کر کھڑا کرتے ہوئے جگ کا سارا پانی اس کے منہ پھینک دیا اور خود واپس بیٹھ کر کھانا کھانے لگا. اس کے بیٹھتے ہی شارق نے رومال سے عریش کا منہ صاف کیا. وہ الگ بات ہے کہ صاف کم اور نوچا زیادہ تھا.

'پینٹ تو واٹر پروف لگاتے!' شارق نے عریش کو دیکھتے ہوئے وہ رومال سب کو دکھایا جو

لال ہو گیا تھا.

'ہی ہی ہی...وہ نا میں تو بس تھوڑا سا مزاق کر رہا تھا.' عریش نے چھینپتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی.

'شرم تو چھو کر نہیں گزری تم لڑکوں کو! شادیوں کی عمر ہو گئی ہے لیکن سنجید گی نام کی بھی نہیں ہے تم لوگوں میں!' سہیر غازیان نے سب کی کلاس لی.. باقی سب بھی عریش کو خشمگین نگاہوں سے گھور رہے تھے.

'سوری!' سب کی گھوریوں کی تاب نہ لاتے ہوئے عریش نے معافی مانگنے میں ہی عافیت جانی.

'یہ سب کیوں اتنے سیریس ہے آج؟ میرا تو خیال تھا کہ بڑی رونق ہو گی گھر میں، آخر پائیز مجتبٰی کے لیے لڑکی دیکھنے جانا ہے صبح! یہ کوئی چھوٹی بات تھوڑی نا ہے!' طائل غازیان نے پائیز مجتبٰی پر زور دیتے ہوئے کہا.

'آج شاپنگ پر گئی تھیں ہم سب! اسی کی تھکاوٹ ہے.' اسمارہ بیگم نے بات سمنبھالی.

'اور دائم، شارق، پائیز تم لوگ کیوں چپ ہو؟ اور عریش تمہیں کس بات کی اتنی خوشی

ہو رہے ہے کہ دماغ نے ساتھ دینا ہی چھوڑا ہوا ہے!'اب ان کا رخ لڑکوں کی طرف تھا.

'میں آفس سے تھکا ہوا آیا ہوں!'دائم نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا.

'میں دائم بھائی کو ستا کر بہت خوش ہوں!'عریش نے دانت نکالتے ہوئے کہا.

'پائیز کو لو میرج کرنی تھی لیکن بچارے کے آرمان آنسوؤں میں بہہ گئے! غم کی اس مشکل گھڑی میں، میں اس کا ساتھ دے رہا ہوں جگری یار جو ٹھہرا!'پائیز کے کچھ بولنے سے پہلے ہی شارق سنجیدگی سے بولا تو سب ہنس پڑے اور پائیز شارق کر گھور کر رہ گیا.....

کھانا کھانے کے بعد کام سے فارغ ہو کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے. دائم خود کو مصروف رکھنے کے لیے لیپ ٹاپ لگا کر اپنا کام کر رہا تھا. اقراء پاس ہی بیٹھی اپنی انگلیوں کو مڑور رہی تھی. دائم کے چہرے کی سنجیدگی اور آج کے رویہ کی وجہ سے اقراء کو بات کرنے میں جھجک محسوس ہو رہی تھی. جو کہ دائم سے چھپی نہیں تھی.

'دائم!'بلآخر اقراء نے ہمت کر کے دائم کو مخاطب کر ہی لیا.

'ہمم..'مصروف سا جواب آیا.

'آیم ریلی سوری! میں بہت شرمندہ ہوں.' کہتے ہی اقراء کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے.

'اچھا ٹھیک ہے رونا بند کرو. میں تمہیں یہی احساس دلانا چاہتا تھا.' اسے روتا دیکھ کر دائم نے لیپ ٹاپ بند کر دیا اور اقرا کو اپنے ساتھ لگا لیا.

'مجھے سچ میں اندازہ ہی نہیں ہوا کہ میں خود غرض ہوتی جا رہی ہوں.'

'اچھا اب اس ٹاپک کو کلوز کرو. بہت رو لیا آج!' دائم اقراء کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'آپ ناراض تو نہیں ہے نا!'

'نہیں بلکل بھی نہیں...اب سو جاؤ. دیکھو کیا حال بنا لینا ہے اپنا.. لڑکے کی اکلوتی بھابھی ہو، کیا کہیں گے..' دائم کو افسوس ہوا اقراء کی آنکھیں دیکھ کر.

'ہاں تو آپ ناراض ہو کر گئے تھے نا.' اقراء نے معصومیت سے کہا.

'بیگم میں ڈانٹ کر بھی گیا تھا شاید.' دائم نے یاد دہانی کرائی.

'غلطی پر ہی ڈانٹ پڑا کرتی ہے نا.' اقراء نے کچھ اس انداز سے کہا کے دائم اسے دیکھ کر رہ گیا. شاید وہ پہلی بیوی ہو گی جو شوہر کی ڈانٹ پر ناراضگی کے اظہار کی آڑ میں اپنے نخرے اٹھوانے کی بجائے جسٹیفائے کر رہی تھی.

'سو جاؤ اقراء.' اسے حیرت کے سمندر میں چھوڑ کر دائم لیٹ گیا.. کبھی کبھی اپنی شریک حیات کی باتوں سے دائم دل چاہتا کہ اقراء اپنے دل میں چھپا لے یوں کے کوئی غم اسے ڈھونڈ نہ پائے!

'میڈم آرام کریں صبح بہت کام ہیں..' اقراء کو یونہی بیٹھا دیکھ کر دائم نے کھینچ کر اسے لیٹا دیا تو وہ بچاری دائم کے اس عجیب رویے کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہ گئی...

****

رات کے دوسرے پہر، جب سب سو رہے تھے تو کہانی کا ایک کردار ایسا بھی تھا جو جاگ رہا تھا. وہ کردار اپنی اسٹیڈی ٹیبل پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا جب چلتا ہوا قلم رک گیا. لفظوں کی جگہ دو آنسو آنکھوں سے بے مول ہو کر کاغذ پر گرے. قلم اپنے مالک کے حکم پر ایک بار پھر چل پڑا اور کاغذ پر نئے لفظ بنانے لگا....

کچھ دیر بعد وہ کاغذ فولڈ کر کے ایک خوبصورت سے ڈبے میں رکھ دیا گیا اور وہ کردار شکست خردہ سی چال چلتا وہاں سے چلا گیا....

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارمین کی آنکھ آزان کی آواز سے کھلی تھی.اب وہ بیٹھی آذان کا جواب دیے رہی تھی کہ نظر گھڑی پر گئی.

'ونیسہ نے کال کیوں نہیں کی آج!'شارمین کو تشویش ہوئی.کچھ سوچتے ہوئے شارمین

نے موبائل اٹھایا اور خود ہی کال ملالی.

بیل جا رہی تھی لیکن ونیسہ فون نہیں اٹھا رہی تھی. شارمین نے ایک بار پھر کال کی. اب کی بار فون اٹھالیا گیا.

'اسلام علیکم!' ونیسہ کی زکام زدہ آواز آئی.

'ونی میری جان طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟' شارمین ونیسہ کی آواز سن کر بے چین ہو گئی.

'بندہ پہلے سلام کا جواب دیتا ہے اور ہاں ٹھیک ہوں تھوڑا سا فلو ہو گیا ہے.' ونیسہ نے بھاری آواز میں پہلے شارمین کو ڈانٹا پھر طبیعت کے بارے میں بتایا.

'اوہ ہاں وعلیکم اسلام. یہ اچانک سے کیسے ہو گیا؟'

'اچانک نہیں ہوا... کل میرے پاس آیا تھا. کہہ رہا تھا ونی میری جان تم مجھے اچھی لگ گئی ہو اب میں تمھارے ساتھ رہوں گا کچھ دن.... اچھا دفع کرو اس کو، تم یہ بتاؤ کال کیوں نہیں کی تھی؟' ونیسہ نے شارمین کا دھیان بٹانا چاہا.

'بس مذاق کروالو تم سے! کال کرنا بھول گئی تھی کیونکہ جیا آئی ہوئی ہیں.'

'اچھا... میرا اسلام کہنا! اور اب جلدی سے جاؤ نماز ہڑ ھنے. اللہ حافظ.'

'وعلیکم اسلام. اللہ حافظ.' ونیسہ سے بات کر کے شارمین اٹھی اور وضو بنا کر نماز پڑھنے لگی.

'افففف... اللہ جی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں.' یہ سوچ کر شارمین کا دل بیت عجیب سا ہو رہا تھا کہ آج لڑکے والے آ رہے ہیں.

اپنا دھیان بٹانے کے لیے شارمین نیچے آ گئی جہاں نسرین بیگم جیا کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'آپی میں نے کیک بیک ہونے رکھ دیا ہے. آپ پف پیسٹری کی فلنگ تیار کر لیں.' جیا صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی.

'ہاں وہ میں کرتی ہوں.'

'اسلام علیکم لیڈیز. گڈ مارننگ!' شارمین جیا کے ساتھ بیٹھ گئی.

'وعلیکم اسلام مارننگ! اچھا ہوا تم بھی اٹھی ہوئی ہو، چلو آؤ تمھارا فیشل کرتی ہوں. سکن کتنی خراب ہو رہی ہے.' سلام کا جواب دیتے ہی جیا شارمین کو پکڑ کر اپنے کمرے کی

طرف لے جانے لگیں.

'جیا....جیا ایک منٹ! مجھے کوئی فیشل نہیں کرنا.اچھی بھلی سکن ہے میری.'

کاسمیٹک سے دور بھاگنے والی شارمین بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی کیونکہ بقول اس کے یہ سب فضولیات ہیں اور ان سے ممکنہ پرہیز کرنا چاہیئے.

'تم چپ ہو کر بیٹھو. لڑکیاں تو خود ان چیزوں کا اتنا خیال رکھتی ہیں پتا نہیں تم کون سی مخلوق ہو جو اس سے چڑتی ہو.'

جیا نے الٹا اسے ہی ڈانٹ کر چپ کروا دیا اور اپنے کمرے میں لا کر صوفے پر بیٹھا دیا.

اب جیا اپنے بیگ سے ایک فیشل کٹ نکال کر شارمین کی طرف آئیں.

'جیا میں...'

'چپ!' جیا اسے خاموش کروا کر اپنا کام شروع کر دیا اور پورے ایک گھنٹے بعد ہی شارمین کی جان خلاصی ہوئی جس پر وہ اچھی خاصی چڑچڑی ہو چکی تھی.

'اب اگر کسی نے مجھ سے بات کرنے کہ کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا.'

شارمین اپر لپس نہیں کرواتی تھی کیونکہ بقول ان میڈم کے درد ہوتا ہے. لیکن جیا

شارمین کے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ قلعہ فتح کر چکی تھیں. تب سے ہی شارمین بھری بیٹھی تھی.

****

غازیان ویلہ میں خوب چہل پہل تھی. ہر کوئی کام کاج میں مصروف تھا. خواتین سارا سامان اکٹھا کر رہی تھیں اور دائم سب کے ساتھ مل کر وہ گاڑیوں میں رکھ رہا تھا.

'اقراء بیٹا آپ ناشتے کی تیاری کرو اور تانیہ آپ بھی جاؤ ہلپ کرو.' غزالہ بیگم نے کام کرتی اقراء اور تانیہ کو مخاطب کیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے کیچن کی طرف چلی گئیں.

'آپی میں چائے بناتی ہوں اور ساتھ ہی پائیز بھائی کے لیے کافی بھی.'

'ٹھیک ہے میں پراٹھے بنا لیتی ہوں.' اقراء کہتے ہوئے آٹا نکال کر تیاری کرنے لگی. تانیہ نے فریج سے دودھ نکال کر پین میں ڈالا اور چائے کی پتی ڈال کر چولہے پر چڑھائی. پھر پائیز کے مخصوص مگ میں کافی پھینٹنے لگی.

دوسری طرف شارق اور عریش نے پائیز کی ناک میں دم کر رکھا تھا چھیڑ چھیڑ کر، اور مزے کی بات یہ تھی کہ دائم بھی منع کرنے کی بجائے ان کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا.

ناجانے کیوں پائیز کو وہ کیٹی کیٹ بہت یاد آ رہی تھی. یہ نہیں تھا کہ اسے پہلی ملاقات میں ہی شارمین سے دھواں دار قسم کی محبت ہو گئی تھی، بلکہ اس کی آنکھیں اور ان میں نظر آنے والا غم و غصّہ پائیز کو متوجہ کرنے کا باعث بنا تھا.

'بھائی اس کا ابھی سے یہ حال جب بھابھی ٹوبی سے مل لے گا تب کیا ہو گا؟'شارق کی شریر آواز نے پائیز کو چونکا دیا.

'ہاں پھر تو یہ پکا والا مجنوں بن جائے گا.'عریش نے بھی حصہ ڈالا تو پائیز اسے گھور کر رہ گیا.

'میرا بھی وقت آئے گا گن گن کے بدلے لوں گا تم دونوں سے....اور تم'دوں وں کو تنبیہ کرتے ہوئے پائیز عریش کی جانب مڑا.

'اب میں دیکھتا ہوں تم تانی سے کیسے بات کرتے ہو.....جب تک رخصتی نہیں ہو گی تم نہیں ملو گے تانی سے.'پائیز نے اپنی طرف سے دھماکہ کیا.

'او بھائی تم کیا روکو گے،تانی گڑیا خود ہی اس بندے کو اگنور کرتی پھر رہی ہے'.

شارق نے کہتے ہی عریش کو اتنے زور کا تھپڑ مارا کہ وہ بچارے گرتے گرتے بچا. پائیز

اور دائم شارق کی بات سن کر ہنس پڑے. عریش نے تینوں کو گھورا تو ان کہ ہنسی میں مزید اضافہ ہو گیا. اب منظر کچھ یوں تھا کہ عریش سب کو خشمگین نگاہوں سے گھور رہا تھا اور شارق، پائیز اور دائم ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے.

'یہ کیا ہو رہا ہے ؟'سہیر غازیان کی آواز پر بھی ان کی ہنسی نہ رکی.

'مجھے بھی بتاؤ یہ کس بات پر اتنا ہنس رہے ہو.'طائل غازیان نے متجسس لہجے میں کہا.

'چاچو وہ ہم گاڑی میں سامان رکھ رہے تھے کہ آپ کا عریش گر گیا.'دائم نے خود پر قابو پاتے ہوئے بہانا بنایا. دائم کی بات پر طائل، سہیر اور مجتبٰی غازیان کے ساتھ ساتھ شارق اور پائیز بھی ہنس پڑے تو عریش غصّے سے واک آوٹ کر گیا لیکن اپنے پیچھے سنائی دینے والے قہقوں نے اسے تپا دیا.

'عیش کی کوئین یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے.'دل میں تانیہ سے مخاطب ہوتا عریش کیچن میں آ گیا.

'آپی میرا جوس کہاں ہے؟'وہ اپنے کف فولڈ کر رہا تھا اسی لیے تانیہ کی موجودگی سے بے خبر تھا.

عریش کی آواز سنتے ہی تانیہ کا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا لیکن جیسے ہی اس کی نظر اپنی انگلی پر گئی جو کافی سوجھ گئی تھی کاٹی لگانے کی وجہ سے، تو شرم و جھجک کی جگہ غصّے اور ناراضگی نے لے لی.

'تانی پلیز عریش کو جوس نکال دو.' اقراء نے پراٹھے کو توے پر ڈالتے ہوئے تانیہ سے کہا.

'میں کسی کا کوئی کام نہیں کر رہی.' ناراضگی سے کہتے تانیہ منہ پھلا کر کیچن سے چلی گئی.

تانیہ کی آواز پر عریش نے چونک کر سر اٹھایا جو کیچن سے نکل چکی تھی. اپنی کوئین کو ناراض دیکھ کر عریش بے چین ہوتا اس کے پیچھے بھاگا. اقراء بچاری معاملا سمجھنے کی کوشش کرتی رہ گئی.

'ناراض کیوں ہو کوئین؟' عریش نے بھاگ کر تانیہ کا راستہ روکا.

تانیہ نے کچھ کہے بغیر اپنی انگلی سامنے کر دی.

'یہ کیسے ہوا؟'

'آپ کی وجہ سے.' تانیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے.

'آیم ریلی سوری! ادھر آؤ.' اپنے ناکردہ جرم کی معافی مانگتے عریش نے تانیہ کی انگلی چومی اور لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا کر خود آئمنٹ لینے چلا گیا. تھوڑی دیر بعد عریش آئمنٹ لے آیا اور دوزانوں بیٹھتے ہوئے بہت احتیاط سے تانیہ کی انگلی پر لگائی.

'پین کلر دوں؟' تانیہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے عریش نے بہت نرم لہجے میں کہا.

یہی تو تھا جو تانیہ پچھلے دو دوں وں سے مس کر رہی تھی، عریش سے لاڈ اٹھوانا اور ناکردہ غلطی پر معافی مانگوانا...

عریش کی سوالیہ نظروں کے جواب میں تانیہ نے آہستہ سے نا میں سر ہلا دیا.

'کیا ہوا تانی رو کیوں رہی ہو؟' دائم جو باقی سب کے ساتھ اندر آرہا تھا، عریش کو دوزانوں بیٹھا اور تانیہ کو روتا دیکھ کر جلدی سے ان کے پاس آیا.

'عریش تم نے کچھ کہا ہے؟' مجتبیٰ غازیان نے عریش سے پوچھا.

ایک نظر تانیہ کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے عریش نے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب دکھائی.

'زیادہ لگی ہے؟' پائیز نے تانیہ کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیار سے پوچھا.

'نہیں بھائی اتنی نہیں لگی.'

'خیال رکھا کرو گڑیا.' شارق نے پیار سے کہا.

گھر والوں کی اتنی توجہ و محبت دیکھ کر کر تانیہ کا دل اپنے رب کے حضور مشکور ہوا. کیونکہ قسمت والوں کو ہی اتنی اچھی فیملی ملا کرتی ہے.

آج کل کے دور میں تو بھائی بھائی سے بیزار ہے. ایک دوسرے کے مال و متاع پر بری نظر رکھنا تو جیسے انھوں نے خود پر فرض کیا ہوا ہے. آج کل اپنوں کی خوشی پر غمگیں اور غم پر خوش ہوا جاتا ہے. کسی کو اچھا پہنا اوڑھا دیکھ کر اپنے دل کو حسد کی آگ میں جلا کر سیاہ کر دیتے ہیں اور پھر یہی سیاہ دل انھیں انسان سے درندہ بننے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی تسکین کے لیے دوسروں کی زندگی برباد کر دیتے ہیں.

'آپ سب یہاں ہیں! جلدی چلیں ناشتہ لگا دیا ہے.' اسارہ بیگم کے کہنے پر غازیان ویلہ کے مکین ٹیبل کی طرف چلے گئے.

ناشتے سے فارغ ہو کر شارق اور عریش پائیز کے ساتھ اس کے کمرے میں بند ہو گئے کیونکہ پائیز مجتبٰی کی شامت لانے کے لیے اقراء کی فیشل کٹ کا استعمال ہونے لگا تھا.

'یار سب سے پہلے کیا کرنا ہے؟' شارق نے سر کھجاتے ہوئے پوچھا.

'میرا خیال ہے پہلے یہ والی کریم لگانی ہے.' عریش اپنے سامنے لگے ڈھیر میں سے چھوٹی چھوٹی بوٹلز میں سے ایک بوٹل اٹھاتے ہوئے بولا.

'میں تم دونوں کی گردنیں توڑ دوں گا اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا.'

پائیز نے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے تنبیہ کی لیکن شارق اور عریش بنا اس کی گھوریوں اور دھمکیوں کی پرواکیے اپنا کام شروع کر چکے تھے. پائیز مسلسل انھیں باز رہنے کو کہہ رہا تھا لیکن ان دونوں نے تو اپنے کان بند کر لیے تھے. پائیز کی چیخ و پکار پر دائم کمرے میں آیا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر ہنستے ہنستے دروازے میں ہی بیٹھ گیا.

پائیز کو کرسی پر بیٹھا کر بہت اچھی طرح باندھا گیا تھا. شارق ہاتھوں پر کریم لیے پائیز کے منہ پر مساج کر رہا تھا جو منہ کے ساتھ ساتھ بالوں پر بھی ہو رہا تھا. عریش کریمیں نکال نکال کر شارق کو دیے رہا تھا جبکہ پائیز ان دونوں سے خطرناک ترین انتقام لینے کا کہہ رہا تھا.

'اللہ کا خوف کرو کچھ! اگر کوئی سائیڈ افکٹ ہو گیا تو کیا کریں گے.' ہنسی سے بے حال ہوتے دائم نے بمشکل کہا.

'اوہ ہاں! یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں!'شارق نے معصومیت سے کہا.

'ہاں چھوڑو اس کو، آؤ ہم دونوں جاتے ہیں بس آذان ہونے لگی ہے ظہر کی.'عریش نے کہتے ہوئے فوراً سب کچھ وہیں زمین پر پھنیکا اور شارق کے ساتھ مل کر باہر دوڑ لگا دی.

'بھائی کھولیں مجھے... آج ان دوں یوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا.'خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے پائیز نے دائم کو آواز دی.

جیسے ہی دائم نے اسے آزاد کیا، وہ بنا لمحہ ضائع کیے شارق اور عریش کے پیچھے بھاگا. پہلے تو شارق اور عریش مزے سے ٹہلتے ٹہلتے جا رہے تھے لیکن اپنے پیچھے بھاگتے قدموں کی آواز سنتے ہی انھوں نے بھی سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا....

اب منظر کچھ یوں تھا کہ عریش اور شارق قہقے لگاتے ہوئے آگے آگے اور ہاتھ میں بلا لیے پائیز پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا. ان کی آوازیں پورے غازیان ویلہ میں گونج رہیں تھیں.

'پلیز بسسسس... 'شارق نے رکتے ہوئے اپنا پیٹ پکڑ لیا جبکہ عریش تو باقاعدہ نیچے

لیٹ چکا تھا.

'آج میں تم دونوں کو نہیں چھوڑوں گا.' پائیز خطرناک تیور لیے ان کی طرف بڑھ رہا تھا.

'یہ دیکھ میرے دوں وں ہاتھ! معاف کردے. ویسے بھی یہ عریش کا آئیڈیا تھا.' شارق نے ہاتھ جوڑتے ہوئے معافی مانگنے میں ہی عافیت جانی لیکن سارا ملبہ عریش پر گرانا نا بھولا.

'پائیز اب یہ جھوٹ بول رہا ہے. یہ اس کا آئیڈیا تھا.' عریش نے لیٹے لیٹے ہی وضاحت دی.

'جس کا بھی ہو چھوڑوں گا نہیں. ویسے بھی کچھ پرانے حساب بھی نکلتے ہیں تم دوں وں سے!'

اور یہاں عریش اور شارق کا سچ مچ کا تراہ نکلا تھا کیونکہ پائیز مجتبی مسکرا رہا تھا. مطلب اب کوئی ایک ہڈی تو لازمی ٹوٹنی تھی. جان سب کو پیاری ہوتی ہے. اسی لیے شارق اور عریش نے ایک بار پھر بھاگنا شروع کر دیا تھا اور پائیز بیٹ لیے ان کے پیچھے !!!!!!

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شارمین کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی.اس وقت وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتی باغ میں ٹہل رہی تھی.ایک چکر لگاتے ہی گہری سانس بھرتے وہ پھر سے چکر لگانا شروع کر دیتی. فہد جو سائیڈ پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جب برداشت نہ ہوا تو شارمین کے پاس آ گیا.

'کیوں پریشان ہوتی ہو عیشا؟'

شارمین نے کچھ نہیں کہا بس آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری.

'ونیسہ آپی سے بات کرلو.' فہد سے اپنی بہن کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی تبھی ونیسہ کا نام لے لیا. شارمین نے چونک کر فہد کو دیکھا.

'افففف... میں نے ونی اور ایشو کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا... وہ خفا ہو گیں مجھ سے!' اب کے شارمین کو ایک نئی فکر نے آگھیرا تھا. ونیسہ اور ایشل کی ناراضگی کی فکر!

'افففف جلدی موبائل لاؤ.' شارمین نے فہد کو دوڑایا... کچھ دیر بعد شارمین نیچلا لب دانتوں میں دبائے موبائل کان سے لگائے کھڑی تھی.

'اسلام علیکم پشو گے!' ونیسہ کی چہکتی آواز آئی.

'وعلیکم اسلام میری جان! اب طبیعت کیسی ہے؟' ونیسہ کی آواز سنتے ہی شارمین کی ساری بے چینی غائب ہو گئی.

'الحمداللہ پہلے سے کافی بہتر ہے! تم نے گروپ کال کی ہے'

'ہاں وہ ایشل اور تم سے کچھ بات کرنی تھی اسی لیے.' شارمین نے جھولے پر بیٹھتے ہوئے کہا.

'اسلام علیکم شانی ونی! کیسی ہو دوں وں؟'اب کے ایشل کی آواز آئی.

'وعلیکم اسلام ہم ٹھیک تم سناؤ!'ونیسہ نے کہا.

'اللہ کا شکر ہے بس گزر رہی ہے لائف! ونی تمہیں فلو ہے؟'

'ہاں بس تھوڑا سا.'

'اچھا تم دوں وں میری بات سنو!'اس سے پہلے کے ایشل کا لیکچر سٹارٹ ہوتا شارمین نے مداخلت کی.

'ہمم بولو.'ایشا اور ونیسہ نے ایک ساتھ کہا.

'پہلے تم دوں وں پرامس کرو پوری بات سنے بنا کچھ نہیں کہو گے.'شارمین نے جھجکتے ہوئے کہا.

'میں تو بہت کچھ کہوں گی.'ونیسہ نے شان بے نیازی سے کہا.

'باز آ جاؤ ونیبی! تم بولو شانی ہم کچھ نہیں کہیں گے.'ونیسہ کو تنبیہ کرتے ہوئے ایشل نے شارمین سے بات کرنے کا کہا.

اور پھر شارمین نے ساری بات ان دوں وں کے سامنے کھول کر رکھ دی.

'تو آج لڑکے والے آ رہے ہیں!'ایشل کی پر سوچ آواز آئی.

'ہاں.ونی تم کچھ نہیں بولو گی؟'ونیسہ کی خاموشی محسوس کرتے شارمین نے اسے مخاطب کیا.

'نہیں یار میں نے کیا کہنا ہے..'ونیسہ نے سنجیدگی سے کہا.

'پلیز ونی کچھ تو کہو!'شارمین کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.

'اہو وو پیشو گے اس میں رونے والی کیا بات ہے؟'شارمین کی سسکی سنتے ہی ونیسہ نے پیار سے کہا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'تم کیوں کچھ نہیں کہہ رہی؟'شارمین نے روتے ہوئے کہا تو فون کے اس پار دونوں نے اپنا ماتھا پیٹا.

'شانی تم نا مار کھاؤ گی مجھ سے.'ایشل کا مارے غصّے کے برا حال ہو رہا تھا یعنی وہ اس لیے رو رہی تھی کہ ونیسہ نارمل ریکٹ کر رہی تھی.

'نہیں تو تم کیا چاہتی ہو میں یہ کہوں کہ شارمین عابر تمھاری جرت کیسے ہوئے اتنی بڑی بات چھپانے کی!اب میں تم سے دوستی ختم کر رہی ہوں!جاؤ جیو اپنی زندگی....'

ونیسہ نے بلکل پشتو فلموں کے ہیر و کی طرح آواز نکالتے ہوئے کہا تو ایشل اور شارمین ہنس دیں.

'نہیں لیکن تمھاری خاموشی بہت بری طرح چبھی تھی مجھے !'شارمین نے مسکراتے ہوئے کہا.

'ہمم چلو خیر چھوڑو اس بات کو. تم نے ظہر کی نماز پڑی ؟'

'ہاں پڑھ چکی ہوں. 'شارمین نے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا.

'بس پھر تم نے دعا بھی کی ہو گی نا؟'ایشل نے پوچھا.

'ہمم..'

'بس اب تم ٹیشن فری ہو جاؤ کہ وہ رب تمھارے حق میں بہتر فیصلہ کرے گا.'ونیسہ نے شارمین کو سمجھایا.

'ہاں بس اب تم اپنے اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا.'

ہمیشہ کی ایشل اور ونیسہ کی باتوں نے شارمین کو اندر تک پر سکون کر دیا. کہتے ہیں کہ اچھا اور سچا دوست کسی نعمت سے کم نہیں ! کیونکہ اگر وہ آپ سے واقعی پیار کرتا ہے یا آپ

کی پرواہ کرتا ہے تو وہ ہمیشہ آپ کی مشکلات میں مدد کرے گا اور اپنے رب سے رجوع کرنے کا کہے گا. بنا دوستی کی پرواہ کیے آپ کو برائی سے روکے گا.

میرے نزدیک دوست کی مثال ایک چراغ کی سی ہے کہ اگر وہ روشنی مہیا کرے تو آپ کو بھٹکنے نہیں دے گا لیکن، اگر وہ روشنی ہی نا دے اور آپ اسے نہ پھینکنے پر بضد ہوں تو میرا یقین کیجیئے آپ کو تاریکی و گمراہیوں میں گم ہو جانے سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا. لہذا دوست بناتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیں!

'اچھا جیا کیا لائی ہیں تمھارے لیے؟' ونیسہ نے دھیان بٹانے کو پوچھا.

'چاکلیٹس!' شارمین نے آنکھیں بند کر کہ مسرور سی کیفیت میں کہا..

'اور اس میں یاروں کا کتنا حصہ ہے؟' ایشل نے مسکراتے ہوئے پوچھا.

'آدھی آدھی چاکلیٹ.!'

'یہ آدھی بھی نہ تم اپنے میاں کو کھلانا.' ونیسہ نے جلے بھنے لہجے میں بولی.

'نہیں اس کو تو پوری دوں گی، آخر میرا مجازی خدا جو ٹھہرا!' ونیسہ کو چڑانے کے لیے شارمین نے شرارت سے کہا.

'ایشو دیکھ لو اس پشو گے کو، جاؤ میں بات نہیں کر رہی اللہ حافظ !' اور شارمین کا مزاق اسی پر الٹاتے ونیسہ نے کال ہی کاٹ دی.

'ہاااااااااا! یہ کیا بات ہوئی.'

'تم دونوں کبھی نہ سدھرنا! بس لڑنے کے بہانے ڈھونڈتے ہو اور پھر لڑ کر بے چین آتماؤں کی طرح بھٹکتی پھرتی ہو.' ایشل نے شارمین کو ٹھیک ٹھاک سنا دیں. کیونکہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ چھوٹی سے بات پر لڑنے بیٹھ جاتیں اور صلح ہونے پر کئی دن تک بچوں کی طرح 'میں نے تمھیں اتناااااااااسارا مس کیا' والا دورا پڑا رہتا.

'اچھا بس نا! بچی کی جان لو گی کیا؟' شارمین نے مظلومیت سے کہا.

'اففف تم دونوں نا.......'

'نئی صدی کے ٹام اینڈ جیری ہو.' ایشل کی بات شارمین نے مکمل کی تو وہ دونوں ہنس پڑیں.

'اچھا شانی میں بھی چلی اسائمنٹ کرنی ہے. انشاءاللہ پھر بات ہوگی اور پریشان بلکل بھی نہیں ہونا. اللہ حافظ !'

'ٹھیک ہے جاناالله حافظ !'شارمین نے مسکرا کر کہتے ہوئے فون رکھ دیا. جب نظر سامنے سے آتے فہد پر پڑی.

'ہو گئی بات ؟'

'ہاں ہو گئی. لیکن تمھیں پتا ہے وِنی نے کچھ بھی نہیں کہا، میرا مطلب ناراض بھی نہیں ہوئی !'شارمین کی پر سوچ نظریں ایک گلاب پر تھیں.

'تو یہ اچھی بات نہیں ؟'فہد نے نا سمجھی سے پوچھا.

'نہیں ! میرا وہم ٹھیک تھا. وِنی ضرور کسی بات سے پریشان ہے. ورنہ ایسے موقع پر وہ کبھی بھی اتنی خاموش نہیں بیٹھتی. چلو ناراض نہ بھی ہوتی تو چھیڑنا تو ضرور تھا. لیکن وِنی کا رویہ بلکل ہی چینج تھا. '

'تو تمہیں کیا لگتا ہے کیا بات ہو سکتی ہے ؟'اب کے فہد نے سنجیدگی سے پوچھا.

'کوئی اندازہ نہیں !'شارمین نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا.

'اینی ویز، جیا اور مما کیا کر رہی ہیں ؟'

'میں تو بھول ہی گیا تھا مما نے کہا ہے تم ریڈی ہو جاؤ گیسٹ آنے والے ہیں. 'فہد کہتے

ہی کھڑا ہو گیا.

'کیا مطلب؟ انھوں نے تو عصر کے بعد آنا تھا نا؟؟؟' مہمانوں کے جلدی آنے کا سن کر گھبراہٹ ایک بار پھر حاوی ہوئی تھی.

'پتا نہیں. بس تم جاؤ ریڈی ہونے!' فہد بت بنی شارمین کو کھینچتے ہوئے بولا تو ناچار اسے جانا پڑا.

شارمین نے ایک خوبصورت سا بلیک کلر کا فراک پہنا تھا جس کے گلے پر دھاگوں کا کام ہوا تھا. یہ ڈریس شارمین کی ممانی صوفیا نے اپنے ہاتھوں سے شارمین کے لیے بنایا تھا. کندھے سے تھوڑے نیچے آتے بالوں کی پونی بنا کر دوپٹہ لیتے ہوئے شارمین نے ایک دفعہ خود کو شیشے میں دیکھا. کچھ سادگی تھی اور کچھ جیا کی ایک گھنٹے کی محنت کہ شارمین کی خوبصورتی نکھر گئی تھی اور رہی سہی کسر اس بلیک فاک نے پوری کر دی تھی. وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی.

'افف اللہ جی! میں تو اس میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں... اب تو ان آنٹی نے ضرور لٹو ہو جانا ہے مجھ پہ!' شارمین نے منہ بسورتے ہوئے خود سے کہا لیکن نیچے سے آتی آوازوں کو پہچانتے ہی وہ فوراً سے باہر بھاگی جہاں اس کے تینوں چاچو آئے ہوئے تھے.

'اسلام علیکم مان چاچو!'شارمین بھاگتی ہوئی امان اعظم کے گلے لگ گئی.امان اعظم شارمین کے چاچو اور عابر اعظم کے چھوٹے بھائی تھے.

'وعلیکم اسلام میری گڑیا کیسی ہو؟'امان اعظم نے شارمین کو پیار کرتے ہوئے پوچھا.

'میں بلکل ٹھیک !اسلام علیکم جان چاچو....'شارمین انھیں بتاتی ہوئی جواد اعظم کے پاس چلی گئی جن کا اپنے بھائیوں میں تیسرا نمبر تھا.

'وعلیکم اسلام بیٹا!'انھوں نے بھی شارمین کو پیار کیا.

'اسلام علیکم خان چاچو!'اب شارمین کا رخ اپنے سب سے چھوٹے چاچو اقبال اعظم کی طرف تھا.

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

'وعلیکم اسلام شہزادی کیا حال ہے؟'

'میں بلکل ٹھیک...آپ کیسے ہیں؟'

'اپنی شہزادی کو دیکھ کر بلکل ٹھیک ہو گیا ہوں.'اقبال اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا.

'چلو تم سب بیٹھو.'عابرا عظم انھیں بیٹھنے کا کہا.

تب تک نسرین بیگم کولڈر نک لے آئیں.

اب شارمین تھی اور اس کے چاچو! وہ دنیا جہاں سے بے خبر اپنے چاچوؤں کو اپنی یونی کے قصے سنا رہی تھی اور وہ بھی پوری توجہ سے سن رہے تھے کہ جیسے وہ آئے ہی اس کام کے لیے تھے.

شارمین کی چلتی زبان کو ڈور بیل کی آواز پر بریک لگی.سب بڑے اٹھ کھڑے ہوئے.

عابرا عظم دروازے کی طرف چلے گئے.ان کے پیچھے شارمین کے سارے چاچو بھی

باری باری نکلے. جیا اور نسرین بیگم بھی ان کے استقبال کے لیے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئیں. شارمین اپنے تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے کمرے میں بھاگ گئی.

****

کال کاٹ کر وہ موبائل کو ہاتھوں میں گھماتے ہوئے شارمین کی باتوں کو سوچ رہی تھی.

'اللہ جی! وہی ہو جس میں میری پشوگے کی خوشیاں اور سکھ ہوں.' ونیسہ نے موبائل رکھتے ہوئے اپنے رب سے دعا کی. اور بے شک دعا سے تقدیر بدل جایا کرتی ہے!

ونیسہ بیڈ سے اٹھی اور اپنی اسٹڈی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی. اب وہ پین لیے ایک کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھی. بیس پچیس منٹ تک لکھنے کے بعد ونیسہ نے وہ کاغذ تہہ کر کے وہیں پر ایک رجسٹر میں رکھ دیا اور خود ٹی وی لاؤنج میں آگئی جہاں مہرماہ ٹی وی دیکھ رہی تھی. کچھ سوچتے ہوئے ونیسہ بھی ہیں صوفے پر بیٹھ گئی.

'ہوم ورک کر لیا؟'

'نہیں آپی بس یہ کارٹون ختم ہو جائے پھر کرتی ہوں!'مہر ماہ نے نظر ہٹائے بنا کہا.

'چلو ٹھیک ہے میں تب تک مما جان کے پاس چلی جاتی ہوں.'ونیسہ کہتے ہوئے کیچن میں چلی گئی جہاں نورین بیگم دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں.

'مما جان بابا جانی لیٹ نہیں ہو گئے آج؟'ونیسہ نے نورین بیگم سے سلاد لے کر خود کاٹتے ہوئے پوچھا.

'ہمم کال کی تھی انھوں نے. کوئی کام تھا اسی لیے لیٹ ہو گئے ہیں.'نورین بیگم نے ہانڈی میں چمچہ چلاتے ہوئے بتایا.

'اچھا مما جان آج شارمین کو دیکھنے کچھ لوگ آ رہے ہیں.'ونیسہ نے کھیرا کاٹتے ہوئے بتایا.

'ماشاءاللہ اللہ نصیب اچھے کرے.'

'آمین ثم آمین!'

اس سے پہلے کہ ونیسہ مزید کچھ کہتی بائیک کی آواز پر سکون کا سانس خارج کرتی پانی کا گلاس لیے باہر چلی آئی جہاں مہر ماہ احمد زمان سے مل رہی تھی.

'اسلام علیکم بابا جانی. ویلکم ہوم!'ونیسہ نے احمد زمان کے ہاتھ سے ہیلمٹ لیا اور پانی کا گلاس انھیں پکڑا دیا.

'وعلیکم اسلام بیٹا. تھینک یوں!'احمد زمان نے مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا جو ہمیشہ ان کے آنے پر پانی کا گلاس لیے سلام کیا کرتی تھی.

'بابا جانی میں نے پھر سے فرسٹ پوزیشن لی ہے منتھلی ٹسٹ میں!'مہر ماہ کی پر جوش آواز پر احمد زمان اس کی طرف متوجہ ہوئے.

'اسلام علیکم! جی ماشاءاللہ 90 پرسنٹ مارکس لیے ہیں ہر سبجیکٹ میں.'نورین بیگم نے فخر سے کہا

'وعلیکم اسلام. ماشاءاللہ ماشاءاللہ.. بہت خوب بیٹا!'احمد زمان نے مہر ماہ کی پیشانی چومتے ہوئے خوشی سے کہا.

'اب آپ ہمیں آئس کریم کھلانے لے کر جائیں گے آج!'

'جی بابا جانی ہمیں آئس کریم کھانی ہے.'ونیسہ نے بھی مہر ماہ کی تائید کی.

'اوکے جی! ڈن ہو گیا. ڈنر کے بعد جائیں گے.'بچوں کی خاطر احمد زمان راضی ہو گئے.

'ہررےےےےے....'مہرماہ اور ونیسہ نے خوشی سے ایک دوسرے کو گلے لگایا تو نورین بیگم اور احمد زمان ہنس پڑے۔

****

غازیان ویلہ میں سب تیار تھے جانے کو، سوائے شارق اور عریش کے۔ کیونکہ ان دوں ہوں کو اس قابل ہی نہیں چھوڑا گیا تھا کہ کہیں جا سکتے۔

شارق کا منہ سوجھا ہوا تھا جبکہ عریش کی آنکھ نیلی ہو رہی تھی اور یہ جس کی مہربانی تھی وہ اس وقت کریم کلر کے قمیص شلوار میں ملبوس اپنی نارمل رنگت کے باوجود نظر لگ جانے کی حد تک کمال لگ رہا تھا۔ غزالہ بیگم اور باقی سب بھی کئی بار اس کی نظر اتار چکے تھے لیکن تانیہ منہ پھولائے کھڑی تھی۔ بھئی منہ پھلانا بنتا بھی تھا آخر اس کے 'عیش' کی کٹ جو لگی تھی۔

'ویسے پائیز تمھیں یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔' موقع ملتے ہی دائم نے پائیز کو سمجھانا چاہا تو پائیز نے کندھے اچکا دیئے جیسے کہہ رہا ہو 'مجھ کیا!'

'چلو جلدی کرو لیٹ ہو رہے ہیں۔' اسارہ بیگم نے سب کو بیٹھنے کا کہا۔

'عریش شارق کھانا پڑا ہوا ہے فریج میں بھوک لگے تو کھا لینا اور ہاں میڈیسن بھی لے لینا.' ان کی نازک حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے غزالہ بیگم نے پیار سے کہا.

'ہزار بار منع کیا ہے مت پنگے لیا کرو. لیکن نہیں سنتے ہو تم دونوں. ہلدی والا دودھ بھی بنا کر پی لینا.' منہا بیگم نے افسوس کرتے ہوئے نصیحت کی تو دوں وں نے سر ہلا دیا.

'میں نے پلین کیک بنایا تھا، فریج میں پڑا ہو گا وہ بھی کھا لینا.' اقراء نے پائیز کی فرمائش پر صبح اس کا پسندیدہ کیک بنایا تھا لیکن پائیز کی اس حرکت کے بعد بطور سزا وہ کیک شارق اور عریش کو دینے کا فیصلہ کیا. یہ سن کر دونوں نے شیطانی نظروں سے پائیز کو دیکھا.

'آپی یہ....' اقراء اور غزالہ بیگم کی گھوری پر پائیز کی زبان کو تالا لگ گیا کیونکہ پہلے ہی وہ مجتبیٰ غازیان، اقراء اور باقی سب سے کافی عزت افزائی کروا چکا تھا اور اب مزید کچھ بولنا گویا اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی مارنا تھا لہذا وہ خاموشی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا.

پائیز کے بیٹھتے ہی غزالہ بیگم، تانیہ اور اقراء بھی چلی آئیں. دائم ڈرائیونگ اور مجتبیٰ غازیان پسنجر سیٹ پر بیٹھے. منہا بیگم اور اسمارہ بیگم دوسری گاڑی میں اپنے شوہروں کے ساتھ بیٹھ گئیں. کچھ دیر بعد دونوں گاڑیاں آگے پیچھے اپنی منزل کی جانب گامزن ہو گئی...

ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ عابر ویلہ کے سامنے موجود تھے. غزالہ بیگم چونکہ فرزانہ بیگم کے ساتھ پہلے بھی آچکی تھیں اسی لیے انہیں گھر ڈھونڈنے میں مشکل پیش نہ آئی.

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین